ولادتِ رسول ﷺ

اور

وصالِ مبارک کی صحیح تاریخ

تحریر

حضرت قبلہ شیخ الحدیث

حکیم مفتی محمد ضیاء الحبیب صابری دامت برکاتہم

پیشکش

انجمن ضیائے حرم

۱۷۴۔ بلاک سی، سیدنا فاروقؓ اعظم روڈ، سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور

ایک خواب

صحابہ و اہلبیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء' و اولیائے کرام کے ایام منانے کے ساتھ وجہ وجود کائنات' سیدالکونین حضور پرنور' شافع یوم النشور' حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت باسعادت' دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے سب سے بڑی خوشی کا دن ہے۔

اسے اپنی سعی کے مطابق' صحابہ کرام' اولیائے امت' مشائخ عظام کی پیروی میں شایان شان طریقہ سے منایا جائے اور اس محفل میلاد کی تقریب سعید کے شرکاء میں قرعہ اندازی کے ذریعے کسی ایک خوش نصیب کو دربار مصطفوی (علی ماحبھا الصلوۃ والسلام) کی حاضری اور عمرہ و زیارت بیت اللہ شریف کے لئے ٹکٹ پیش کیا جائے۔ (جس سے گزشتہ سالوں میں دو خوش نصیب حضرات مستفید ہو چکے ہیں)

چنانچہ الحمد اللہ امسال بھی عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی "مبارک" بادی کے ساتھ آپ کو "ضیائے حرم" کے اس مرکزی پروگرام میں شمولیت کی دعوت ہے۔

آرزوئے دل

سبزہ زار سکیم کی مرکزی "جامعہ مسجد تاجدار انبیاء" کی مثالی عمارت تعمیر کرنا' جو خوبصورتی' پائیداری کے ساتھ جدید ترین سہولتوں سے آراستہ ہو۔

نیز اس مسجد کے ساتھ دینی درسگاہ' لائبریری' نعت ہال اور خواتین کی دینی تربیت کا شعبہ ضیائے حرم کے منصوبہ جات میں شامل ہے۔

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ الٰہی میں

دعا

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال میں فسادِ نیت موجود رہتی ہے۔ البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ

مجلس میلاد

کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں۔

اخبار الاخیار صفحہ ۶۲۴

تحریر

مفتی ضیاء الحبیب صابری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

اس تحریر سے ہماری غرض محض مسلمانوں کے اتفاق و اجتماع کو قائم رکھنا اور اس مغالطے کو دُور کرنے کی کوشش کرنا ہے جو مسلمانوں کے اتحاد کو مزید ختم کرنے کے لیے پیدا کیا جا رہا ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فرقہ بندی سے منع فرمایا اور "اللہ کی رسّی" کو مضبوطی سے تھامنے کی تاکید فرمائی لیکن اُمت کی بدنصیبی کہ وہ اس "اتفاق و اتحاد" سے گریزاں رہی۔ نت نئے فتنے جنم لیتے رہے، ابلیس بھولے بھالے مسلمانوں کو فرقہ بندی کے جہنم میں دھکیلتا رہا۔ یہ سلسلہ صدیوں سے آج تک جاری ہے۔ اسلام اور مسلمان اپنے نادان دوستوں کی زد سے نکلنے نہیں پائے۔ متفقہ اور اجتماعی حیثیت کے معاملات بھی فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھائے جا رہے ہیں ــــ بارہ ربیع الاول شریف کو ہمیشہ سے مسلمان اپنے پیارے نبیؐ کی ولادت کی خوشی مناتے آئے ہیں لیکن یار لوگوں کو یہ بھی پسند نہیں کہ مسلمان اپنے نبیؐ کا یوم پیدائش" اجتماعی خوشی کی شکل میں منائیں چنانچہ اسے بند کرنے کے مطابے، پمفلٹوں، کتابوں اور تقریروں کے ذریعے کئے جانے لگے اور لوگوں کو جان بوجھ کر مغالطوں میں مبتلا کرنے کے لیے طرح طرح کے" وسوسے" پیدا کئے جا رہے ہیں۔ ان وسوسوں کا بنیاد ان چیزوں کو بنایا جا رہا ہے جنہیں کوئی مسلمان بھی پسند نہیں کرتا۔

اگر یہی اصول ہو کہ کسی جائز کام میں اگر خواہشات یا ناجائز افعال در آئیں تو اس اصل کام ہی کو حرام اور ناجائز قرار دیا جانے لگے پھر تو کوئی جائز کام بھی سرانجام نہ پائے گا۔ نکاح ہو سکے گا نہ عیدین اور جمعوں کے اجتماعات، حتیٰ کہ بعض مقامات پر تو نماز پنجگانہ کے لئے مسجد میں جانا بھی ناجائز ہو جائے گا لیکن یہ اصول درست نہیں بلکہ آپ مجلس نکاح سے ممنوعات کو روکیں گے

نہ کہ نکاح کی تقریبات کا انعقاد ہی حرام ہو جائے گا۔

عید میلاد النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات منعقد کرنے والے احباب سے بھی التماس ہے کہ ایسے مواقع پر بعض لوگ جو ناجائز حرکات کرتے ہیں ان کی حوصلہ شکنی کریں اور سخت سرزنش سے کام لیں، مجھے پورا یقین ہے کہ عید میلاد پاک کی کسی تقریب میں کوئی مسلمان حضورؐ کا غلام ایسا عمل نہیں کرتا جس سے اس محفل یا جلوس کی بے حرمتی ہوتی ہو، ہاں ممکن ہے جو لوگ ان اجتماعات سے منع کرنے کو اپنی زندگی کا مشن بنائے ہوتے ہیں، وہی ایسی حرکات کرنے والوں کو آپ کے جلسوں یا جلوسوں میں بھیجتے ہوں کیونکہ جن کے نزدیک اللہ کے رسول کے روضۂ اطہر، گنبدِ خضریٰ کو گرانا عبادت ہے کیا بعید کہ وہی ان بے ادبانہ حرکتوں کے ذمہ دار ہوں —— تاہم عقیدت مندان محافل میلاد کے لئے ضروری ہے کہ اِن محفلوں میں باوضو ہو کر سنجیدگی سے شمولیت کریں۔ درود و سلام کی کثرت کریں تاکہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نصیب ہو۔ آپ کا محافل میلاد کا منعقد کرنا انسانی فطری تقاضہ ہے۔ کیونکہ زندہ اور باوقار قوم ہمیشہ اپنے نجات دہندہ اور محسن کو یاد رکھتی ہے۔ اس کے دن مناتی ہے اور عام کاروبارِ زندگی میں تعطیل ہوتی ہے۔ آنے والی نئی نسل کو اپنے قائد اور راہنما کی عظمت بتا کر اُس سے وابستگی پیدا کرنے کی بھرپور شعوری کوشش کی جاتی ہے۔

ہر قوم اپنی تاریخ کے روشن ایام ہر سال بطور یادگار مناتی ہے جس سے افراد کے جذبات و احساسات قومی وفاکیشی سے لبریز ہوتے ہیں اور یہ فطری بات ہے کہ انسان اپنی قومی زندگی کے ایام مناکر فخر محسوس کرتا ہے۔

اسلام دینِ فطرت ہے، اسلامی معاشرے کے افراد کو "ذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ" کی نوید سنا کر انہیں اظہارِ جذبات کا فطری حق دیتا ہے —— کہیں رحمت و فضلِ ربانی کی بہاریں لوٹنے والوں کو تحدیثِ نعمت، تفریح و مسرت کی ترغیب دی جا رہی ہے —— ناسپاس افراد کو اسلامی معاشرے کی رکنیت سے خارج کیا جا رہا ہے۔

انسانی فطرت کے عین مطابق حضور ختمی مرتبت رحمتِ عالم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پوری اُمت روزِ اوّل سے اب تک اپنے آقا و مولا کا یومِ ولادت پورے تزک و احتشام اور ادب واحترام سے مناتی چلی آرہی ہے۔ کسی صدی کا کوئی سال، کسی سال کا کوئی مہینہ، کسی مہینے کا کوئی دن اور کسی دن کی کوئی ساعت ایسی نہیں جس میں اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ اپنے حبیب سے کئے ہوتے وعدے "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کو پورا نہ فرما رہا ہو۔ اس وعدۂ ربانی کو ذہن میں رکھ کر "وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى" پر غور فرمائیں تو آج کے دَور میں ذکرِ مصطفےٰؐ کے سلسلہ میں اہلِ محبت کی اداؤں اور اظہارِ عقیدت کے انداز کو سمجھنا دشوار نہیں رہے گا۔ یہ وعدہ اور پیش گوئی بتا رہی ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتی اپنے آقا سے اپنی محبت کا اظہار گزشتہ سے بڑھ کر کریں گے۔

آیئے ماضی کے آئینے میں دیکھیں ہمارے اسلاف کیا نمونہ چھوڑ گئے۔

حسانؓ ثنا خوانِ رسولؐ نے آپ کی ولادت اور حسن وجمال کا بیان آپؐ کے سامنے یوں کیا

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ ۔۔۔ وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ ۔۔۔ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

(قصیدہ ھمزیہ)

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی عقیدت ملاحظہ ہو۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ ۔۔۔ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِيْ ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِيْ ۔۔۔ النُّوْرِ وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کے نور سے زمین روشن ہوگئی اور آپؐ کے نور سے تمام آسمانی فضائیں پُر ہوگئیں۔ پس ہم اسی نور میں رُشد وہدایت کے راستوں پر چل رہے ہیں۔

۔ صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، ترمذی۔ ابن ماجہ، ابو داؤد، نسائی اور مشکوٰۃ

کے علاوہ کتب احادیث، سیر و تواریخ میں حضورؐ کا خود اپنا میلاد پاک پڑھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سننا مشہور و متواتر ہے۔

ولادتِ مصطفیٰؐ کی خوشی کرنے پر کافر کو ثمرہ

(ترجمہ حدیث پاک) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ثویبہ ابو لہب کی کنیز تھی جسے اُس نے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا۔ ابو لہب کے مرنے کے بعد اس کے بعض اہل (حضرت عباسؓ) نے اسے بہت بُری حالت میں خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ ابو لہب نے کہا تم سے جدا ہو کر کوئی آرام نہیں پایا۔ ہاں پیر کے دن تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے حضور کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

بخاری جلد دوم صفحہ ۷۶۴، فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۱۸۔ علامہ عینیؒ علامہ ابنِ حجرؒ۔ ملا علی قاری۔ علامہ خفاجیؒ۔ امام قسطلانی۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ حضورؐ کی ولادت کی خوشی کرنے پر کافر کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ہم مسلمانوں کو بدرجہ اُولیٰ فضل ربانی حاصل ہو گا۔

میلاد شریف ہمیشہ سے مسلمان مناتے آئے ہیں

غیر ملکی آقاؤں کا مال ہضم کرنے کے لئے بعض لوگ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کی دل آزاری کرتے اور امت کے متفقہ اور اجماعی معاملات کو اختلافات کی آگ لگانے کا شوق کرتے اور کلمہ پڑھ کر بھی "پیغمبر دشمنی" کا گھناؤنا کردار ادا کرتے ہیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ محفل میلاد کا انعقاد بدعت اور گناہ کا کام ہے اور اسلاف میں اس کی مثال نہیں ملتی ——— آئیے اپنے اسلاف سے دریافت کرتے ہیں تاکہ دجل و فریب کا غبار چھٹے۔ طمانیت قلب

نصیب ہو۔

شارح بخاریؒ امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کی ولادت کے مہینے میں تمام مسلمان ہمیشہ سے محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں۔ ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے ہیں اور خوشی کا بھرپور اظہار کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس پر بہت رحمتیں کرتے ہیں جس نے ربیع الاول کی ہر رات کو عید بنا لیا تاکہ یہ عید اس شخص کے لئے جس کے دل میں مرض اور عناد ہے، مصیبت بن جائے۔

مواھب لدنیہ جلد اول صفحہ ۲۷

خلفائے راشدینؓ اور محفل میلاد

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم میں تحقیق عمیق کے ساتھ چند اقوال درج فرمائے ہیں:۔

(۱) خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جس نے حضور علیہ السلام کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔

(۲) دوسرے خلیفہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جس نے آپؐ کے میلاد کی تعظیم کی گویا اس نے اسلام کو زندہ کیا"۔

(۳)۔ تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ:۔ "جس نے حضور علیہ السلام کے میلاد شریف پر ایک درہم خرچ کیا گویا وہ بدر وحنین میں شامل ہوا۔"

(۴) چوتھے خلیفہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ "جو میلاد پڑھنے کا سبب بنا وہ دنیا سے دولت ایمان سلامت لے جائے گا اور جنت میں بغیر حساب داخل ہوگا۔"

(النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۷، صفحہ ۸)

امام جلال الدین الکتانی فرماتے ہیں:۔

یوم میلاد انتہائی بابرکت دن ہے جس نے اس دن خوشی منائی وہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو گیا۔ (سبل الہدیٰ جلد اوّل صفحہ ۴۴۱)

فدائے رسول علامہ عبدالرحمٰن جامیؒ فرماتے ہیں:۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی منانا خوش نصیبی کی علامت ہے۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۴۷)

علامہ ابن الجوزیؒ متوفی ۵۹۷ھ

مسلمانان مکہ ومدینہ، مصر وشام، یمن اور تمام عالم اسلام ربیع الاوّل کا چاند دیکھتے ہی دھوم دھام سے محافل میلاد منعقد کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بھرپور خوشیاں مناتے ہیں۔

(المیلاد النبوی صفحہ ۵۸)

امام سخاویؒ متوفی ۹۰۲ھ

ربیع الاوّل میں حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی میں تمام مسلمان بڑی بڑی محافل منعقد کرتے ہیں۔ صدقہ وخیرات تقسیم کرتے ہیں اور آپؐ کی ولادت کے واقعات کا بیان ہوتا ہے

(سُبل الہدیٰ جلد اوّل صفحہ ۴۳۹)

ابن تیمیہ کا قول ہے:۔

اگر محفل میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیم رسول ہے تو اس کے کرنے والے کے لئے اجر عظیم ہے۔ (اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۲۹۷)

حافظ ابوذرعہ عراقی سے میلاد شریف کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔

ربیع الاوّل میں حضور علیہ السلام کے نور کے ظہور کی خوشی میں لوگوں کو تبرک بانٹنا مستحب ہے۔

(تشنیف الاذان صفحہ ۱۳۴)

علامہ ملا علی قاری نے فرمایا:۔

تمام علماء و مشائخ محفل میلاد کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی اس محفل میں شرکت سے انکار نہیں کرتا۔

(انوار ساطعہ صفحہ ۲۴۴)

شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں:۔

مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے، اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔

(شمائم امدادیہ صفحہ ۴۷)

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت محسوس کرتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ مطبوعہ دیوبند صفحہ ۵)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام سیوطیؒ نے فرمایا حضورؐ کی ولادت پر اظہار شکر کرنا ہمارے لئے مستحب ہے

(روح البیان جلد نہم صفحہ ۸۰)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ سیوطیؒ نے میلاد شریف کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور "فاکہانی" کا سخت رد کیا ہے

(سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ ۸۰)

۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے آرہے ہیں۔

(ماثبت السنۃ صفحہ ۹۷)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ میرے والد بزرگوار (شاہ عبدالرحیم) نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد النبیؐ کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا۔ میلاد پاک کی خوشی میں ایک سال میں اتنا تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر چنے بھنے ہوئے، وہی میں نے لوگوں میں تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ہشاش بشاش ہیں۔

(درثمین صفحہ ۴۰)

اہلحدیث عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں :

۱۔ اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع (ہفتے) یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ و ذکر ولادت آنحضرتؐ کا کریں۔ ایام ربیع الاوّل کو بھی نہ چھوڑیں۔ (شمامہ عنبریہ صفحہ ۵)

۲۔ جس کو حضرتؐ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (شمامہ عنبریہ صفحہ ۱۲)

دیوبند حلقہ کے مولانا اشرف علی تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب میں فرماتے ہیں کہ میلاد مصطفےٰؐ کی برکت سے ہمارا علاقہ طاعون کی وبا سے محفوظ رہا۔

شیخ قطب الدین الحنفی فرماتے ہیں :۔ شب ولادت بارہ ربیع الاوّل کو ہر سال مسجد حرام میں اجتماع عام ہوتا جس میں تمام علماء و فقہا حاضر ہوتے اور کعبہ شریف سے ایک جلوس مشعل بردار حضورؐ کے مقام ولادت کی زیارت کو جاتا۔

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام صفحہ ۱۹۶)

علامہ وحید الزماں کی سنیئے :۔

ہمارے نبی رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جشن ولادت کے اظہار کے لیے مجلس میلاد قائم کرنے میں اختلاف ہے اگر بدعات و محرمات سے خالی ہو تو جائز ہے جیسا کہ ابن جوزی، نووی، ابن حجر، سخاوی، سیوطی نے بیان کیا اور اس کی اصل انھوں نے پیر اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے والی حدیثوں سے نقل فرمائی ہے ۔۔

ھدیۃ المھدی ص ۸۹

مولانا خلیل احمد انبیٹھوی

نفس ذکر فخر عالم علیہ السلام کو کوئی نہیں منع کرتا بلکہ ذکر ولادت

آپ کا مثل ذکر دیگر سیر و حالات کے مندوب (مستحب) ہے۔

براھین قاطعہ صہ۴

مولانا خلیل احمد سہارنپوری

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز۔ نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔

المہند صہ ۶۴/۶۵

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دن بارہ ربیع الاوّل شریف ہے

گذشتہ کچھ عرصے سے پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ بارہ ربیع الاول "ولادت پیغمبر" کا دن نہیں بلکہ ۹ ربیع الاوّل ہے ــ حالانکہ بارہ ربیع الاوّل پر سب کا اتفاق اور عمل ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں۔

علامہ معین کاشفی ہروی کا قول ہے کہ ربیع الاوّل کے مہینہ میں آنحضرت عالم وجود میں آئے اور اکثر کہتے ہیں کہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ تھی۔

(معارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۸۳)

امام ابن جوزیؒ۔ قال محمد بن اسحٰق ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يوم الاثنين عام الفيل الإثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول

(الوفا جلد اول صفحه ۹۰)

ترجمہ :- محمد بن اسحاق بن خزیمہ متوفی ۳۱۱ھ فرماتے ہیں۔ حضور پیر کے دن عام الفیل بارہویں رات ربیع الاول گزرنے پر تشریف لائے۔

شیخ الاسلام ابن حجر مکی۔ وکان مولده ليلة الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول۔ (النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۳۹)

یعنی آپ کی ولادت بارہویں ربیع الاوّل پیر کے روز ہوئی۔

محمد بن اسحاق المطلبی۔ حضورؐ کی ولادت باسعادت پیر کو ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔ (سیرت ابن ہشام جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

شاہ عبدالحقؒ محدث دہلوی۔ بارہویں ربیع الاوّل ولادت کا دن ہے۔ اسی پر اہل مکہ کا عمل ہے۔ اسی تاریخ کو وہ مقام ولادت کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

(ماثبت من السنۃ صفحہ ۹۸)

علامہ نور بخش توکلیؒ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن فجر کے وقت کہ ابھی بعض ستارے آسمان پر نظر آرہے تھے، پیدا ہوئے۔

(سیرت رسول عربی صفحہ ۴۱)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی۔ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاوّل عام فیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قول یہی ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔ طیبی نے کہا روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۷)

مولانا اشرف علی تھانوی۔ سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ تھا اور تاریخ میں اختلاف ہے آٹھویں یا بارہویں۔ (کذافی الشمامہ) نشر الطیب صفحہ ۲۸

مفتی محمد شفیع دیوبندی۔ الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس ماہ ربیع الاول کی بارھویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے۔ آج پیدائش عالم کا مقصد لیل ونہار کے انقلاب کی اصل غرض، آدم اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رونق افروز عالم ہوتے۔

اس عبارت کے لفظ "بارہویں" پر نمبر ۱ کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ ۱؎ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔ دوسری، آٹھویں، دسویں، بارہویں حافظ مغلطائی نے دوسری تاریخ کو اختیار فرما کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے، مگر مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے۔ یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا ہے اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے۔ اور محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہو سکتا۔

(سیرت خاتم الانبیاء صفحہ ۸)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور سرور عالم عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول شریف بیان فرماتے ہیں،

سیرت الرسول صفحہ ۱۴

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے، اسی کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں سو یہی تاریخ مشہور ہے

سیرت سرور عالم جلد دوم صفحہ ۹۳، ۹۴

شیعہ عالم ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں۔

محمد بن یعقوب کلینی نے کہا کہ حضرت کی ولادت جب ہوئی تو ماہ ربیع الاول کی بارہ راتیں گزری تھیں

جلاء العیون جلد اول صفحہ ۷، حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۱۱۲

اہل علم کی تحقیق وکاوش کا فکری نتیجہ ،

ولادت نبوی ہمارے رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت موسم بہار میں دوشنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول سلہ عام الفیل ۵۷۱ء کو مکہ مکرمہ میں ہوئی تاریخ انسانیت میں یہ دن سب سے زیادہ بابرکت. سعید اور درخشاں وتابندہ تھا

دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲

"والیٔ کونین کے وصال پاک کی تاریخ بارہ ربیع الاول قطعاً نہیں"

محبوب ربانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ۱۲۔ ربیع الاول کو بڑے شدومد سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن تو صحابہ کرامؓ پر غم کا پہاڑ ٹوٹا تھا اور امہات المومنین رضؓ تصویر حزن وملال بنی ہوئی تھیں۔ اس لئے اس دن خوشی منانا صحابہ کرام کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے ___ حالانکہ یہ دعویٰ قطعی بے بنیاد ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات اور دلائل اور ابوالکلام آزاد کے مرتبہ نقشے سے اس دعوے کی قلعی کھل جائے گی۔ یہ دلائل اور نقشہ بتاتے ہیں کہ آپ کا وصال یکم یا دو تاریخ ربیع الاول بروز پیر ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ بارہ ربیع الاول عید میلاد کا دن خوشیوں کا دن ہے غم وافسوس کا دن نہیں۔ اس دن کوئی صحابیؓ یا مومنوں کی کوئی ماں ہرگز نہیں روئی البتہ اس دن شیطان ضرور رویا تھا البدایہ والنہایہ جلد دوم صفحہ ۲۶۶ پر ہے کہ شیطان چار بار رویا ہے" حین لعن وحین اھبط وحین ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحین نزلت فاتحۃ"

اب جس کا جی چاہے بارہ ربیع الاول کو ابلیس کے ساتھ رہ کر گزارے اور جس کا جی چاہے

امتِ مصطفٰےؐ کے ساتھ مل کر محفلِ میلاد منعقد کرے اور اظہارِ مسرت کرے۔

حافظ ابن کثیرؒ۔ قال یعقوب بن سفیان عن یحیٰی بن بکیر عن اللیث انہٗ قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لیلۃ خلت من ربیع الاوّل۔ البدایہ والنہایہ جلد دوم صفحہ ۲۵۱ یعنی پیر کے دن ربیع الاوّل کی ایک رات گزرنے پر وصال فرمایا۔

علامہ محمد بن سعد۔ محمد بن قیس نے مروی ہے کہ حضورؐ ۱۹ صفر ۱۱ھ چہار شنبہ کو بیمار ہوئے آپؐ تیرہ رات بیمار رہے اور آپ کی وفات ۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ یوم دوشنبہ ہوئی۔

(طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۲۱۶)

امام ابوالقاسم سہیلیؒ۔ رسول کریمؐ کا وصال مبارک بارہ ربیع الاوّل کو کسی صورت بھی درست نہیں ہوسکتا۔ ۱۰ھ کا حج جمعہ کے دن ہوا اس حساب سے ذی الحجہ کی یکم خمیس (جمعرات) کو ہوئی۔ اس کے بعد فرض کریں تمام مہینے تیس دنوں کے ہوں یا تمام مہینے انتیس دنوں کے یا بعض انتیس دنوں کے تو کسی طرح بھی بارہ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں آتا۔

(البدایہ والنہایہ جلد دوم صفحہ ۲۴۰)

نواب صدیق حسن خان۔ وقوف آپ کا عرفات میں دن جمعہ کے ہوا۔ اس دن آیہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی (شمامہ عنبریہ صفحہ ۸۰)

مولانا اشرف علی تھانوی۔ اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں تاریخ جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ (پیر) ثابت ہے۔ پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہوکر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہوسکتی۔

(نشر الطیب صفحہ ۲۴۱)

ابوالکلام آزاد

ان کے مقالات کا مجموعہ "رسولِ رحمت" جس میں وصال شریف کی تاریخ ابوالقاسم

سہیلی ؒ کے فارمولے کی روشنی میں لکھتے ہیں ۔ حساب کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں ۔

نمبر 1 ۔ ذی الحجہ محرم اور صفر تینوں کو تیس تیس دن کے فرض کیا جائے ، یہ صورت عموماً ممکن الوقوع نہیں ، اگر واقع ہو تو دوشنبہ ۶ ربیع الاوّل کو ہو گا یا تیرہ ربیع الاوّل کو ۔

نمبر ۲ ۔ ذی الحجہ، محرم اور صفر تینوں مہینوں کو انتیس انتیس دن کے فرض کیا جائے ایسا بھی عموماً واقع نہیں ہوتا ۔ اس صورت میں دوشنبہ ۲ ربیع الاوّل کو اور ۹ ربیع الاوّل کو ہو گا ۔

ممکن الوقوع صورتوں کا نقشہ یہ ہے

صورت	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ
ذی الحجہ ۳۰ ، محرم و صفر ۲۹	۱	۸	۱۵
ذی الحجہ و محرم ۲۹ صفر ۳۰	۱	۸	۱۵
ذی الحجہ ۲۹ محرم ۳۰ صفر ۳۰	۱	۸	۱۵
ذی الحجہ ۳۰ محرم ۲۹ صفر ۳۰	۷	۱۴	۲۱
ذی الحجہ ۳۰ محرم ۳۰ صفر ۲۹	۷	۱۴	۲۱
ذی الحجہ ۲۹ محرم و صفر ۳۰	۱	۸	۱۵

ظاہر ہے ان صورتوں میں سے صرف یکم ربیع الاوّل ہی صحیح اور قابل تسلیم ثابت ہے ۔ اس کی تصدیق مزید یوں بھی ہو سکتی ہے کہ یوم وقوف عرفات سے مہینوں کے طبعی دَور کے مطابق حساب کر لیا جائے ۔ ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا اور یکم ربیع الاوّل سنہ ۱۱ھ کو لازماً دوشنبہ ہو گا ۔ یہ بھی معلوم ہے کہ حجۃ الوداع کے یوم سے وفات تک اکاسی دن ہوتے ہیں ۔ اس حساب سے بھی دوشنبہ یکم ربیع الاوّل ہی کو آتا ہے ۔ غرض یکم ربیع الاوّل سنہ ۱۱ھ ہی صحیح

تاریخ وفات معلوم ہوتی ہے۔ اس کی متوازی عیسوی تاریخ ۲۵ یا ۲۶ مئی سنہ ۶۳۲ء نکلتی ہے۔ (رسول رحمت صفحہ ۲۵۴)۔

شیعہ عالم علامہ باقر مجلسی فرماتے ہیں،

کشف الغمہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ہجرت کے بعد مدینہ میں دس سال زندہ رہے اور آپ کی وفات دوسری ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ کو ہوئی۔

جلاء العیون جلد اول صفحہ ۱۴، حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۱۰۱۰

ملک کے نامور اور جید اہل علم کہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے آپ کا یوم وفات ۲ ربیع الاول ۲۵ مئی سنہ ۶۳۲ء قرار دیا ہے،

دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۷

دعوتِ فکر

دلائل آپ نے ملاحظہ فرمائے اور اکابرین امت کے فرمودات آپ کے سامنے آگئے تو کیا دین و انصاف رکھنے والا شخص حق پہچاننے میں کسی قسم کی الجھن محسوس کرے گا؟ ——

اپنے پیارے نبیؐ کی ولادت کی خوشی منانا عشق رسولؐ کا اولین تقاضہ ہے اور ولادت اور وصال کی تاریخوں میں اب کسی مغالطے کی گنجائش باقی نہیں۔

محافل میلاد کیا ہیں۔ ذکرِ مصطفیٰؐ سننے اور سنانے کے بہانے، کون ایمان والا ہوگا جو اُس جانِ ایمان کے ذکر سے منہ موڑے گا۔ خدا کی قسم محبت تو خود بخود ذکرِ حبیبؐ کے لئے مجبور ہوتی ہے۔ قاضی عیاضؒ شفاء شریف میں حدیث پاک بیان فرماتے ہیں "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ"۔ جامی کہتے ہیں۔

شعر: خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہ، کہ دروے بود قیل وقال محمدؐ

اور: منشا یہی ہے سلسلہ قیل وقال کی، ہوتی رہے ثنا ان کے حسن و جمال کی

نامۂ اعمال

ضیائے حرم کا قیام بارہ اکتوبر 1991ء کو عمل میں آیا

اس مختصر ترین عرصہ میں آپ کے خدام نے جو خدمات سرانجام دیں۔

1- سبزہ زار میں آٹھ کنال تیرہ مرلہ اراضی پر مشتمل پلاٹ کا برائے قیام مسجد "ضیائے حرم" کے حق میں این او سی حاصل کیا گیا جہاں پر اب نماز پنجگانہ، نماز جمعہ وغیرہ کے لئے عارضی انتظام کیا جا چکا ہے۔

2- سبزہ زار کی دو مرکزی سڑکوں (ملتان روڈ، جمیل ٹاؤن، لیاقت چوک سے گزر کر بند روڈ تک سیدنا صدیق اکبر روڈ اور ملتان روڈ فوارہ چوک سے براستہ بلاک اے، بی لیاقت چوک سے گزر کر کھاڑک تک سیدنا فاروق (اعظم روڈ) کے نام سیدنا صدیق اکبر روڈ، سید فاروق اعظم روڈ متعلقہ محکموں سے منظور کروا کر باقاعدہ پنجاب گزٹ نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔

انجمن ضیائے حرم

- دلوں میں خشیت ربانی اور عشق مصطفوی کے گلہائے سدا بہار کا سبزہ زار

- بیقرار روحوں بے چین دلوں کے لئے عشق مصطفوی کا مہکتا گلدستہ

- دلوں کی ویران بستیوں کو سنت مصطفوی کے نور سے فیروزاں کرنے کے لئے تحریک عمل

- اتحاد امت کے لئے فرقہ وارانہ افراط و تفریط سے مبراء' امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک عشق کی علمبردار تنظیم

- تحفظ ناموس رسالت' عظمت صحابہ و اہلبیت' تکریم اولیائے ملت اسلامیہ کے لئے سربکف قافلہ

- دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے پر عزم' بلند حوصلہ' جواں ہمت' ہراول دستہ

آپ کا دل بھی یقیناً" انہی جذبات کے ساتھ دھڑکتا ہو گا۔ کیوں نہ ہو کہ ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضہ یہ ہے تو آیئے "ضیائے حرم" کے قافلے میں شریک ہو کر اس روشنی کو مزید پھیلایئے۔